بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کے لئے گورنمنٹ کو جمع کروائی گئی رقم پر زکوۃ کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

حج کے لیے جو رقم گورنمنٹ کو جمع کروائی، اور ابھی حج کے لیے سلیکشن کا اعلان نہ ہوا، اور زکوۃ کا سال ان دنوں میں پورا ہوتا ہو، تو کیا گورنمنٹ کو جمع کروائی گئی رقم پر زکوۃ دینی ہوگی؟

جواب

جس وقت زکوۃ کا سال پورا ہو، اس وقت کا اعتبار ہے، اگر سال پورا ہونے کے وقت تک آپ کا نام متوقع امیدواروں کی فہرست سے نکل کر حتمی فہرست میں داخل ہوچکا، اور جمع کردہ رقم عرفاً ناقابل واپسی قرار پائی، تو ایسی صورت میں جمع کردہ رقم، پیکج کی اجرت قرار پاکر ملکیت سے نکل چکی، لہذا اس رقم پر زکوۃ لازم نہیں۔

اور اگر سال پورا ہونے کے وقت تک حج کے لیے نام منتخب نہیں ہوا، تو یہ جمع شدہ رقم قرض ہے، لہذا اس کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہے، بشرطیکہ زکوۃ کی دیگر شرائط پائی جائیں، لیکن اس کی ادائیگی فی الفور لازم نہیں، بلکہ جب کل مال یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہوجائے، تب اس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ردالمحتار میں ہے "إذا أمسكه لينفق منه كل ما يحتاجه فحال الحول، وقد بقي معه منه نصاب فإنه يزكي ذلك الباقي، وإن كان قصده الإنفاق منه أيضا في المستقبل لعدم استحقاق صرفه إلى حوائجه الأصلية وقت حولان الحول" ترجمہ: اگر کسی شخص نے مال اس غرض سے اپنے پاس رکھا ہو کہ وہ اپنی ضروریات کے مطابق اس میں سے خرچ کرتا رہے، پھر اس پر سال گزرجائے اور اس میں سے نصاب کے برابر مال باقی رہ جائے، تو اس باقی ماندہ رقم کی زکاۃ ادا کرنا واجب ہوگی، اگرچہ آئندہ بھی اس کا ارادہ اسی مال میں سے خرچ کرنے کا ہو، کیونکہ سال پورا ہونے کے وقت وہ مال اس کی بنیادی ضروریات میں صرف نہیں ہوا تھا۔ (ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 213، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا کیا اور جو باقی رہے اگر بقدر نصاب ہیں تو ان کی زکاۃ واجب ہے، اگرچہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجتِ اصلیہ ہی میں صَرف ہوں گے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 881، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

تنویرالابصار و درمختار میں ہے "(فتجب) زكاتها إذا تم نصابا وحال الحول، لكن لا فورا بل (عند قبض أربعين درهما من الدين القوي كقرض (وبدل مال تجارة) فكلما قبض أربعين درهما يلزمه درهم" ترجمہ: جب نصاب پورا ہو، اور سال گزرجائے تو زکوۃ

واجب ہے، لیکن فوراً نہیں بلکہ دین قوی (جیسا کہ قرض اور مالِ تجارت کے بدل) سے چالیس درہم (نصاب کا پانچواں حصہ) حاصل کر لینے پر ایک درہم واجب ہے، پس جب بھی وہ چالیس درہم پر قابض ہوگیا، تو ایک درہم لازم ہوگیا۔ (تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، جلد3، صفحہ 281، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی اہلسنت میں ہے "جب تک حتمی طور پر آپ کا نام منتخب نہیں ہوجاتا آپ کی جمع کردہ رقم منتظمین کے پاس قرض کے حکم میں ہے ایسی حالت میں اگر نصاب کا سال پورا ہو کر زکوۃ نکالنے کی تاریخ آجاتی ہے تو آپ کو اس جمع شدہ رقم کی زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔ البتہ سرکاری اسکیم ہو یا پرائیویٹ طور پر حج کی درخواست جمع کروائیں جب آپ کا نام تمام کاغذی کاروائی مکمل ہونے کے بعد متوقع امیدواروں کی فہرست سے نکل کر حتمی فہرست میں داخل ہوجائے اور جمع کردہ رقم عرفاً ناقابل واپسی قرار پائے تو یہ معاہدہ طے ہوجانے کی علامت ہے اور ایسی صورت میں آپ کی جمع کردہ رقم پورے پیکج میں اجرت قرار پاکر آپ کی ملکیت سے نکل جائے گی اور اس پر اب زکوۃ نہیں ہوگی۔۔۔ لہذا جس وقت آپ کا زکوۃ کا سال پورا ہوا اس وقت تک اگر آپ کا نام حتمی طور پر عازمین حج میں شامل ہوچکا تھا تو چونکہ اجارہ بشرط التعجیل کی وجہ سے رقم آپ کی ملکیت سے نکل گئی اس لیے اس کی زکوۃ دینا آپ پر لازم نہیں لیکن اگر سال پورا ہوتے وقت بھی آپ متوقع امیدواروں میں شامل تھے (حتمی طور پر ابھی تک منتخب نہیں ہوئے) تو وہ رقم آپ کی ملکیت اور گورنمنٹ کے پاس قرض کی حیثیت سے امانت تھی، لہٰذا اس رقم کی زکوٰۃ بھی آپ پر فرض ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی فی الفور لازم نہیں بلکہ جب نصاب کا خمس وصول ہوجائے تب اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دینا واجب ہوگا۔" (فتاویٰ اہل سنت، صفحہ 170، 171، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-5248

تاریخ اجراء: 18 صفر المظفر 1448ھ/03 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net